تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	487 Code
Course Name:	Child Development بچے کی نشوونما
Class:	Graduation
Total Credit Hours	3
Total Assignments	2

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: عصبی نظام کے بارے میں مفصل لکھیں۔

جواب : عصبی نظام انسانی جسم کا انتہائی اہم نظام ہے جو جسم کے تمام افعال کو کنٹرول اور مربوط کرتا ہے۔ یہ نظام درج ذیل حصوں پر مشتمل ہے:

1. دماغ: (Brain)

دماغ کھوپڑی کے اندر محفوظ ہوتا ہے اور تین بڑے حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

الف) مخ: (Cerebrum) دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو کھوپڑی کے اندر واقع ہوتا ہے۔ یہ دماغ کا دو تہائی حصہ بناتا ہے۔ مخ کے ذریعے انسان مختلف کام کرتا ہے جیسے دیکھنا، سننا، محسوس کرنا، پڑھنا، لکھنا، اور مختلف مسائل کو حل کرنا۔ انسان کی یہ صلاحیت اسے جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔

ب) دمیغ: (Cerebellum) کھوپڑی کے پچھلے حصے میں واقع ہوتا ہے۔ یہ توازن قائم رکھنے اور حرکات کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بچہ سیدھا کھڑا ہونا اور چلنا سیکھنے کے لیے بار بار مشق کرتا ہے، یہ سب کچھ دمیغ کی مدد سے ممکن ہوتا ہے۔

ج) حرام مغز یا میڈولا: (Medulla) دماغ کا یہ حصہ غیر ارادی حرکات کو کنٹرول کرتا ہے جیسے دل کی دھڑکن، سانس لینا، کھانسی، اور کھانے نگلنے کا عمل۔

2. نخاعی ڈوری: (Spinal Cord)

یہ حرام مغز سے نیچے کی طرف پھیلی ہوتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے اندر محفوظ ہوتی ہے۔ اس کی شکل سنڈر جیسی ہوتی ہے۔ اس سے اعصابی شاخیں نکل کر جسم کے تمام حصوں میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ جسم اور دماغ کے درمیان پیغامات پہنچانے کا کام کرتی ہے۔

3. اعصاب: (Nerves)

یہ تنت نما ڈھانچے ہیں جو پورے جسم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

- حسی اعصاب: جو جسم کے مختلف حصوں سے معلومات دماغ تک پہنچاتے ہیں
- حرکی اعصاب: جو دماغ کے احکامات جسم کے مختلف حصوں تک پہنچاتے ہیں

عصبی نظام کی مثال:

عصبی نظام کا کام فوج میں ملی فون کے نظام کی طرح ہے۔ جس طرح فوجی اپنے مرکز کو صورتحال سے آگاہ کرتے ہیں اور مرکز ہدایات جاری کرتا ہے، اسی طرح ہمارا عصبی نظام کام کرتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

سوال نمبر2:نوبلوغت کی تبدیلیاں مفصل لکھیں۔

جواب :نوبلوغت ایک ایسا دور ہے جس میں بچوں میں جسمانی، ذہنی، جذباتی، اور سماجی طور پر بڑی تبدیلیاں آتی ہیں۔ یہ دور لڑکیوں میں 13 سے 21 سال اور لڑکوں میں 14 سے 25 سال کے درمیان ہوتا ہے۔

نوبلوغت میں آنے والی تبدیلیاں:

1.جسمانی تبدیلیاں:

- قد اور وزن میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے
- جسم کا ڈھانچہ بڑھنے لگتا ہے
- تولیدی اعضاء نشوونما پاتے ہیں
- لڑکوں کی آواز بھاری ہونے لگتی ہے
- لڑکیوں میں حیض کا آغاز ہوتا ہے
- چہرے اور جسم پر بال آنا شروع ہو جاتے ہیں

2.جذباتی تبدیلیاں:

- جذبات میں شدت آجاتی ہے
- معمولی بات پر رو دینا یا غصہ آنا
- بے چینی اور بے قراری رہتی ہے
- شرم وحیا میں اضافہ ہو جاتا ہے
- کمزوری اور تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے
- خود اعتمادی میں کمی آجاتی ہے

3.نفسیاتی تبدیلیاں:

- آزادی کی خواہش بڑھ جاتی ہے
- والدین کی نافرمانی کرنا
- ہم عمروں کی صحبت زیادہ پسند کرنا
- موسیقی اور تفریح کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے
- خوابوں میں اضافہ ہو جاتا ہے

4.سماجی تبدیلیاں:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- مخالف جنس کی طرف کشش بڑھ جاتی ہے
- شرم وحیا کی زیادتی
- خود کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش
- دوسروں پر تنقید کرنے کی عادت

5. عادات میں تبدیلیاں:

- کھانے پینے کی عادات میں تبدیلی
- صفائی ستھرائی میں کمی
- سونے جاگنے کے اوقات میں بے ترتیبی
- کھیل کود میں دلچسپی میں تبدیلی

نوبلوغت کے دور میں بچوں کو سمجھنے اور ان کی رہنمائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اس دور کو بہتر طریقے سے گزار سکیں۔

سوال نمبر 3: بچے کی جسمانی نشوونما میں حرکی نشوونما کی اہمیت لکھیں نیز حرکی نشوونما کے مثبت اثرات بھی تحریر کریں۔

جواب: حرکی نشوونما سے مراد بچے کے جسم کے مختلف اعضاء کی حرکات میں مہارت ہے جو اسے مختلف کام کرنے کے قابل بناتی ہے۔

جسمانی نشوونما میں حرکی نشوونما کی اہمیت:

1. **صحت مندی میں معاون:** حرکی نشوونما کے لیے ورزش انتہائی اہم ہے۔ جو بچے جسمانی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں وہ دوسروں کی نسبت زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔
2. **خوداعتمادی میں اضافہ:** جب بچے اپنے کام خود کرتے ہیں تو وہ خوداعتمادی محسوس کرتے ہیں اور خود کو زیادہ ذمہ دار سمجھنے لگتے ہیں۔
3. **جذباتی نشوونما پر اثر:** حرکی نشوونما میں کمی کی وجہ سے بچے اپنے ساتھیوں سے کمزور محسوس کرتے ہیں جس سے ان کی جذباتی نشوونما بھی متاثر ہوتی ہے۔
4. **ذہنی نشوونما سے تعلق:** حرکی اور ذہنی نشوونما کا گہرا تعلق ہے۔ بچہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو حرکی نشوونما کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔
5. **سماجی نشوونما:** حرکی نشوونما کے ذریعے بچے دوسروں کے ساتھ کھیلنے اور اشتراک کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

حرکی نشوونما کے مثبت اثرات:

1. **صحتمند معاشرے کی تشکیل:** ورزش اور حرکی سرگرمیاں بچوں کی صحت کے لیے بہت اہم ہیں اور صحت مند بچے ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔
2. **خودانحصاری کا احساس:** جب بچے اپنے کام خود کرتے ہیں تو ان میں خودانحصاری کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ دوسروں پر کم انحصار کرتے ہیں۔
3. **اشتراکیت کی صلاحیت:** حرکی افعال کو سیکھنے کے بعد بچے انہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کر کے خوش ہوتے ہیں اور انہیں بھی سکھاتے ہیں، جس سے اشتراکیت پیدا ہوتی ہے۔
4. **ذاتی حیثیت کا احساس:** حرکی افعال سیکھنے سے بچے اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے انہیں اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے کا احساس ہوتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

5. **تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ:** حرکی نشوونما تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے کیونکہ بچے نئے تجربات کرتے ہیں اور نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں۔

سوال نمبر 4: قبل از گویائی کی اقسام اور گویائی میں مہارت حاصل کرنے کے طریقے مفصل لکھیں۔

جواب:

قبل از گویائی:(Pre-Speech)

قبل از گویائی سے مراد وہ آوازیں اور آوازوں کے اظہار کے طریقے ہیں جو بچے بولنا سیکھنے سے پہلے پیدا کرتا ہے۔ یہ تقریباً 3 سے 4 ماہ کی عمر سے شروع ہوتی ہے۔

قبل از گویائی کی اقسام:

کتاب میں اس حصے کی معلومات محدود ہیں، لیکن عمومی علم کی روشنی میں قبل از گویائی کی درج ذیل اقسام ہیں:

1. **چیخنا اور رونا (Crying):** پیدائش کے بعد سے ہی بچہ مختلف ضروریات کے اظہار کے لیے روتا ہے۔ بھوک، پیاس، درد، یا تکلیف ہونے پر بچہ روتا ہے۔
2. **پلپلانا (Cooing):** 2-3 ماہ کی عمر میں بچے خوشی کے موقع پر "او" اور "اِی" جیسی آوازیں نکالتے ہیں۔
3. **بڑبڑانا (Babbling):** 4-6 ماہ کی عمر میں بچے "بابا"، "ماما"، "دادا" جیسی آوازیں دہراتے ہیں۔
4. **اشاروں کا استعمال:** بچے اپنی بات منوانے کے لیے اشاروں کا استعمال کرتے ہیں، جیسے کسی چیز کی طرف اشارہ کرنا یا سر ہلانا۔

گویائی میں مہارت حاصل کرنے کے طریقے:

کتاب میں اس حصے کی معلومات محدود ہیں، لیکن عمومی علم کی روشنی میں درج ذیل طریقے ہیں:

1. **آوازوں کی نقل کرنا:** بچے اپنے ارد گرد کی آوازوں کو سن کر ان کی نقل کرتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچے سے بات کریں تاکہ بچہ آوازیں سنے اور بولنا سیکھے۔
2. **دہراؤ (Repetition):** الفاظ کو بار بار دہرانے سے بچے انہیں یاد کر لیتے ہیں اور بولنا سیکھتے ہیں۔
3. **اشاروں کا استعمال:** بچے پہلے اشاروں سے بات کرنا سیکھتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ الفاظ کا استعمال کرنے لگتے ہیں۔
4. **محاورے اور جملے سننا:** بچے چھوٹے جملے اور محاورے سن کر بولنا سیکھتے ہیں۔
5. **مشق اور مشاہدہ:** بچے دوسروں کو بولتے دیکھ کر اور خود مشق کر کے بولنا سیکھتے ہیں۔

سوال نمبر 5: گویائی کی صلاحیت میں انفرادی فرق کے اسباب تحریر کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

جواب : گویائی کی صلاحیت میں بچوں کے درمیان انفرادی فرق پایا جاتا ہے۔ کچھ بچے جلد بولنا شروع کر دیتے ہیں جبکہ کچھ دیر سے بولتے ہیں۔ اس کے درج ذیل اسباب ہیں:

1. وراثتی عوامل:

بچے کو گویائی کی صلاحیت والدین سے وراثت میں ملتی ہے۔ اگر والدین کی گویائی کی صلاحیت اچھی ہے تو بچوں میں بھی یہ صلاحیت اچھی ہوتی ہے۔

2. ذہنی صلاحیت:

ذہنی طور پر زیادہ قابل بچے جلدی بولنا سیکھ لیتے ہیں جبکہ کم ذہنی صلاحیت والے بچوں کو بولنے میں دیر لگتی ہے۔ ذہنی اور گویائی کی صلاحیت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

3. سماعت کی صلاحیت:

سننے کی صلاحیت کا بولنے سے گہرا تعلق ہے۔ اگر بچہ اچھی طرح سن نہیں سکتا تو وہ اچھی طرح بول بھی نہیں سکتا۔ سماعت میں کمی والے بچوں کی گویائی متاثر ہوتی ہے۔

4. ماحولیاتی عوامل:

وہ بچے جنہیں گھر میں بولنے کے مواقع ملتے ہیں، جلد بولنا سیکھ لیتے ہیں۔ والدین کا بچے سے بات کرنا، کہانیاں سنانا، اور سوالات پوچھنا بچے کی گویائی کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے۔

5. والدین کی توجہ:

والدین کی توجہ اور حوصلہ افزائی بچے کو بولنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اگر والدین بچے کی بات کو نظر انداز کریں تو بچے میں بولنے کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔

6. خوراک:

مناسب خوراک دماغ کی نشوونما کے لیے ضروری ہے۔ خوراک کی کمی دماغی نشوونما کو متاثر کرتی ہے جس سے گویائی کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔

7. جذباتی عوامل:

جذباتی عدم تحفظ، خوف، اور شرم جیسے عوامل بچے کو بولنے سے روکتے ہیں۔ ایسے بچے کم بولتے ہیں اور ان کی گویائی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

8. جڑواں بچے:

جڑواں بچوں میں آپس میں ایک دوسرے کی بات سمجھنے کی صلاحیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے بات کرنے میں کم دلچسپی لیتے ہیں، جس سے ان کی گویائی کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔